Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

نجی جدا

یوم جمعہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۱۶ ر تبوک ۱۳۳۴ ہش - ۱۶ ر ستمبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۱۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ بفضلہ خیریت سے ہیں

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کے ساتھ کی پارٹی بخیریت کراچی پہنچ گئی

ربوہ ۱۶ ر ستمبر (دس بجے صبح) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی طرف سے ۱۴ ر ستمبر کا چلا ہوا حسب ذیل تار ابھی ابھی موصول ہوا ہے۔

"کراچی ۱۴ ر ستمبر۔ حضرت صاحب الحمدللہ خیریت سے ہیں۔ مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کے ساتھ کی پارٹی آج بخیریت کراچی پہنچ گئی ہے۔"

پٹرول کے محصول میں اڑھائی آنے فی گیلن کی تخفیف

فرنیس آئل پر سیلز ٹیکس کے خاتمے کا اعلان۔ حکومت کی ایک کروڑ روپے کی آمدنی ختم ہو جائیگی

کراچی ۱۵ ر ستمبر۔ مرکزی حکومت نے آج سے پیٹرول کے محصول میں اڑھائی آنے فی گیلن کی تخفیف کر دی ہے۔ اسی طرح فرنیس آئل پر سیلز ٹیکس کے خاتمے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان تخفیفوں کی وجہ سے حکومت کی ایک کروڑ روپے کی آمدنی ختم ہو جائے گی۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ تدبیریں اس پالیسی کے تحت اختیار کی گئی ہیں۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ضروری اشیاء کی قیمتیں کم رہیں۔ اب پاکستان میں پیٹرول اور پیٹرولیم سے بنی ہوئی چیزوں کی قیمتیں وہی ہو جائیں گی۔ جو ہندوستان میں ہیں بلکہ بعض چیزوں کی قیمتیں تو وہاں کی قیمتوں سے بھی کم ہوں گی۔

سعودی عرب کی طرف سے مصر کو ہر ممکن امداد کی پیشکش

قاہرہ ۱۵ ر ستمبر۔ شاہ سعود نے مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر کو ایک ایسا پیغام بھیجا ہے۔ جس میں اسرائیل کی جارحانہ روش کے سدباب کے لئے مصر کو ہر ممکن امداد کی پیشکش کی ہے۔ شاہ سعود کا یہ پیغام کل قاہرہ میں مصری وزیر اعظم کو پہنچا دیا گیا۔

شمالی افریقہ میں نئی اصلاحات نافذ کرنے کے سابقہ فیصلوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی

فرانسیسی کابینہ ان اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کے سوال پر غور کر رہی ہے

پیرس ۱۵ ر ستمبر۔ رات فرانسیسی وزیر اعظم کے دفتر نے ایک بیان جاری کیا گیا۔ جو اس وضاحت پر مشتمل تھا۔ کہ شمالی افریقہ میں نئی اصلاحات نافذ کرنے کے بارے میں پیر کے روز کابینہ نے جو فیصلے کئے تھے۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اس وضاحت کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ بعض اخبارات میں ایسی خبریں شائع ہوئی تھیں۔ جن سے یہ مترشح ہوتا تھا کہ گویا فیصلوں میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے۔ ادھر معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی کابینہ شمالی افریقہ میں نئی اصلاحات کے نفاذ سے متعلق اپنے سابقہ اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ مراکشی قوم پرستوں نے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر فرانسیسی حکومت اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی تو نئی اصلاحات کے بارے میں بات چیت کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے گا۔

جمہوریہ بن جانے کے بعد بھی نسلی امتیاز کی پالیسی جاری رہے گی

کیپ ٹاؤن ۱۵ ر ستمبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم نے کہا ہے۔ جنوبی افریقہ کو آزاد جمہوریہ بنانے کے سوال پر اس وقت تک رائے شماری نہیں کرائی جائے گی۔ جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ رائے شماری کے نتیجہ میں حکومت کو اکثریت حاصل ہو گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمہوریہ بن جانے کی صورت میں بھی نسلی امتیاز کی پالیسی برقرار رہے گی۔

ماسکو ۱۵ ر ستمبر۔ فرانس کا ایک پارلیمانی وفد روس کے دورے پر کل ماسکو پہونچ گیا۔

مصر میں پٹ سن کے کارخانہ کی تعمیر

قاہرہ ۱۵ ر ستمبر۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مصر میں پٹ سن کا جو کارخانہ تعمیر ہو رہا ہے۔ اس پر پندرہ لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے۔ پاکستان نے اخراجات میں سے اپنے حصہ کی ادائیگی کے لئے قاہرہ کے سرکاری بنک میں ۲ لاکھ پونڈ کا حساب کھول دیا ہے۔

رنگون ۱۵ ر ستمبر۔ برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو اگلے مہینہ روس کے دورے پر جائیں گے۔

شمالی افریقہ کا معاملہ سلامتی کونسل میں پیش نہیں کیا جائے گا

ایشیائی گروپ کا فیصلہ

نیو یارک ۱۵ ر ستمبر۔ اقوام متحدہ میں عرب ایشیائی گروپ نے فیصلہ کیا ہے کہ شمالی افریقہ کا معاملہ ابھی سلامتی کونسل میں پیش نہ کیا جائے۔ گروپ اس بارے میں واقعات پر پوری نگاہ رکھے گا۔ اور حالات جس قسم کے اقدام کی اجازت دیں گے اسکے مطابق ہی عمل کرے گا۔ یاد رہے گروپ نے اس مسئلہ کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ آج سے دو ہفتہ پہلے کیا تھا۔

تونس میں طاہر بن عمرو کو نئی حکومت بنانے کی دعوت

تونس ۱۵ ر ستمبر۔ تونس کے بے نے طاہر بن عمرو کو جنہوں نے حال ہی میں اپنی کابینہ کا استعفےٰ پیش کیا تھا کہا ہے۔ کہ وہ ہر طبقہ خیال کے نمائندوں پر مشتمل ایک نئی کابینہ بنائیں۔

حیدر آباد ۱۵ ر ستمبر۔ سندھ میں ہالہ اور حیدر آباد کی درمیانی سڑک حالیہ سیلاب کی شدت کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ فوری مرمت کے بعد ۱۴ سے اس قابل بنا دیا گیا ہے۔ کہ اس پر سے موٹریں گزر سکیں۔ اس پر ایک ہزار مزدور کام کر رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۵۵ء

اسلام کا عملی نمونہ

کسی "مسافر کی قلم سے" "انگلستان میں مذہبی بیداری" کے زیرعنوان ایک روئیداد روزنامہ تسنیم مورخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس روئیداد میں بتایا گیا ہے "عام طور پر لوگوں میں خواہ وہ زندگی کے کسی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں۔ مذہب کا کافی احساس ہے۔ خدا پر بھی یقین ہے۔ اور عاقبت پر بھی - اچھے اور برے کام کی سمجھ بھی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کہ ہمارے ہاں ہے۔ اس سے تو کوئی بھی کورا نہیں۔ لامذہب انسانوں کی تعداد صفر کے برابر ہے۔ اب رہا عملی پہلو اس کی حالت یہ ہے۔ کہ اس وقت بڑے زور وشور سے "احیاء دین مسیحی" عمل میں آرہا ہے۔ لوگ بوڑھے اور جوان اکثر گرجا میں جاتے ہیں۔ اور کافی سنجیدگی اور پوری توجہ سے پادری کی تقریر جو ایمان کی پختگی اور اعمال کی درستگی سے متعلق ہوتی ہے۔ سنتے ہیں اور پھر سب کھڑے ہو کر گانے کی شکل میں دعا مانگتے ہیں۔ جس کا مطلب بالکل ہماری دعاؤں کی طرح ہے۔ یعنی خدا سے یا خداسے یسوع مسیح سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہمیں نیک اعمال کی توفیق دے۔ اور ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے بھر دے۔ اور ہمیں برائیوں سے بچا۔ وغیرہ وغیرہ اس کے بعد سب آمین کہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے اہل حدیث حضرات کرتے ہیں۔ یعنی کھینچ کر ادا کرتے ہیں۔ انگریزی میں Amen (آمن) لکھا جاتا ہے۔ معنے وہی ہیں جو آمین کے ہیں) .... مذہبی رسالوں اور کتابوں کی بھرمار ہے۔ اور قیمت برائے نام۔ ریڈیو کا یہ عالم ہے۔ کہ روزانہ پادریوں کی تقاریر۔ مختلف شہروں میں گرجا گھروں کے تراجم حمد اور تقاریب وغیرہ نشر کی جاتی ہیں۔ اور مذہب کو نئی زندگی دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اب کوشش یہ ہے۔ کہ انگریز قوم جو سیاسی طور پر Politically اپنا وقار بڑی حد تک کھو چکی ہے۔ لیکن اب دوسری عیسائی طاقتوں سے تعلق اور قرب عیسائیت کے نام کو ابھار کر حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ اس طرح بھائی چارہ چلتا رہے۔ اور اسے پیشوائی کی حیثیت حاصل رہے۔

.... لوگوں کی عام اخلاقی حالت ... سے بدرجہا بہتر ہے۔ یہاں پر عام انسانی اخلاق بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ دیانتداری سچائی۔ ایفائے عہد انسانی ہمدردی نظم وضبط وغیرہ افراد کی زندگی میں واضح طور پر پایا جاتا ہے۔ بنکوں کا یہ حال ہے۔ کہ آپ چیک جا کر پیش کریں۔ ایک منٹ میں آپ کو روپیہ مل جائے گا۔ نہ ٹوکن ہے نہ دستخط ملانے کی مصیبت ہے۔ اور نہ کسی کے دستخط کرانے کی مہم۔ بس انہیں اعتماد ہے۔ کہ آپ نے چیک ٹھیک لکھا ہے۔ اور یہ کہ وہ آپ سے کسی دھوکے کی امید ہی نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ خود اس قسم کا دھوکہ نہیں کرتے۔ اخبار سڑکوں پر آپ کو کئی جگہ رکھے ہوئے ملیں گے۔ پیسے رکھ دیجئے۔ اور اخبار اٹھا لیجئے۔ دوپہر کے بعد اخبار والے آکر اپنے پیسے اور باقی اخبار لے جائیں گے۔ پارکوں میں ہزار ہا کرسیاں رکھی ہیں۔ لوگ ان پر مفت ہی بیٹھتے ہیں۔ لیکن مجال نہیں کہ کوئی کرسی اٹھا کر لے جائے۔ ہمارے ہاں ذرا رکھ کر تو دیکھ لیجئے۔ دوسرے روز ایک بھی نظر نہ آئے گی۔ یہی حال دودھ کی بوتلوں کا ہے۔ دودھ والا دروازے کے باہر بھری ہوئی بوتلیں رکھ جاتا ہے۔ لوگ جب ضرورت پڑتی ہے۔ باہر نکلتے ہیں۔ اور اٹھا کر لے آتے ہیں۔ اور خالی کرکے پھر وہیں رکھ دیتے ہیں۔ غرضیکہ روزمرہ کے لین دین میں انتہائی ذمہ داری اور دیانت ہے۔ اگرچہ ڈاکے۔ قتل اور چوریاں بھی ہوتی ہیں۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۵۵ء)

یہ تو صاحب تحریر نے عیسائی مذہب اور عام انگریزی معاشرہ کے متعلق لکھا ہے۔ آخر میں عیسائیوں کے علاوہ یہودیوں اور نہایت تعجب ہے کہ "احمدیوں" کا ذکر بھی اس طرح فرمایا ہے

"مرزائیوں نے یہاں دو ایک مرکز کھولے ہیں۔ اور کچھ لوگ اسلام کے نام پر ان کے جال میں پھنسے بھی ہیں۔ لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ جب تک کسی قوم کے اندر کوئی مذہب پوری طرح عملاً نافذ اور جاری نہ ہو۔ زبانی تبلیغ کا اثر بہت کم ہوگا۔ سچے مذہب کی پیروی کی برکات ہیں۔ یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ لوگ کھچے چلے آتے ہیں۔ کاش پاکستان میں ہم اسلام کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۵۵ء)

جو حوالے ہم نے اس روئیداد میں سے اوپر دئیے ہیں۔ ان میں صاحب تحریر کے ان الفاظ پر غور کیجئے۔ جو کرسیوں کے متعلق انگریزوں کی دیانتداری کا ذکر کرکے اپنے وطنی بھائیوں کے متعلق فرمائے ہیں۔ کہ

"ہمارے ہاں ذرا رکھ کر تو دیکھ لیجئے دوسرے روز ایک بھی نظر نہ آئے گی۔"

اب اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ جب ہمارے لکھے پڑھے طبقہ کے اخلاق کا یہ حال ہے۔ جو انہوں نے احمدیہ تبلیغی مشنوں کی مساعی کے متعلق دکھایا ہے۔ تو انہوں نے جو کرسیوں کے متعلق اپنے وطنی بھائیوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ وہ کیا حقیقت رکھتا ہے؟

لیکن باوجود تعجب کے جس کا اظہار صاحب تحریر نے کیا ہے۔ اور احمدیوں کا ذکر نہایت معاندانہ طریق سے کیا ہے۔ یہ حقیقت بھی اجمالاً واضح ہوگئی ہے۔ کہ نہ تو وہ جماعت جس کے ساتھ آپ کا تعلق ہے۔ اور نہ کوئی اور مسلمانوں کی جماعت انگلستان میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہی ہے۔ سوا معتوب "مرزائیوں" کے اور تبلیغ اسلام کے تعلق میں صاحب تحریر انہی کا ذکر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مگر چونکہ "مرزائیوں" سے انہیں خداواسطے کی دشمنی ہے۔ اس مجبوری کے باوجود اپنی پرلے درجہ کی تنگ نظری اور معاندت کے اظہار سے بھی باز نہیں رہ سکے۔

اگر صاحب تحریر اسے جو انہوں نے "انگلستان کی مذہبی بیداری" اور انگریزی معاشرہ کی دیانت اور اخلاق کے متعلق محسوس کیا ہے۔ جس کو وہ اسلامی جماعت کے ترجمان کے ذریعہ پاکستانی مسلمانوں کے سامنے بطور نمونہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ صحیح طور پر محسوس کرتے اور ایک صحیح مسلمان کا دل ان کے پہلو میں ہوتا۔ تو "مرزائیوں" کی مساعی کا ذکر اس بھونڈی طرز سے ہرگز نہ کرتے۔

افسوس ہے کہ انہوں نے ایسے ماحول میں بھی جس کی تعریف میں وہ رطب اللسان ہیں۔ کوئی سبق نہیں سیکھا۔ اور کوئی بصیرت حاصل نہیں کی۔ جب انہوں نے اس کا خود کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو وہ دوسروں کو کیا متاثر کر سکیں گے۔ اور ان کے اس طرز کا کیا نتیجہ برآمد ہو سکے گا۔ کہ کرسیوں جیسے معاملہ میں بھی عام انگریز کا کیریکٹر ہمارے ہاں کے عوام سے بہت بلند ہے۔ جبکہ وہ احمدیوں کے متعلق خود انتہائی بخل سے کام لیکر یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ جہاں تک اخلاق اور دیانت کا تعلق ہے۔ ہمارے ہاں کے ان جیسے بڑے سے بڑے اہل علم حضرات بھی انگریز کے کردار کے سامنے ہیچ ہیں۔ جس کی تعریف آپ نے اس زور سے فرمائی ہے۔ کیا اسلام کا یہی عملی نمونہ آپ پیش کرنا چاہتے ہیں؟

بہائیت کے متعلق پانچ مقالے

ضروری اعلان و تصحیح

الفضل مورخہ ۱۴ر ستمبر میں محترم جناب میاں بشیر احمد صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے "بہائیت کے متعلق پانچ مقالے" نامی کتاب کے بارے میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس کتاب کے مذکورہ بالا اعلان میں کاتب صاحب نے "نہایت مفید ثابت ہوگی" کی بجائے "مفت تقسیم ہوگی" کر دیا ہے۔ جس سے بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ بطور وضاحت عرض ہے۔ کہ یہ پانچ مقالے زیر طبع ہیں۔ عمدہ سفید کاغذ پر چھپوائے جا رہے ہیں۔ اور آرٹ پیپر کا ٹائیٹل ہوگا۔ اخراجات کو دیکھ کر قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا جس کے متعلق جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ چونکہ یہ کتاب محدود تعداد میں چھپ رہی ہے۔ اس لئے خواہشمند احباب ابھی سے اپنے اپنے مطالبہ سے مطلع فرمائیں۔ ہمارے نزدیک بہائی تحریک کو سمجھنے کے لئے یہ مقالہ جات اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر ثابت ہوں گے۔ بہائی لوگوں تک بھی اس کتاب کو پہنچانا ضروری ہے۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) سید محمد سعید صاحب سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور عرصہ دراز سے عارضہ چھپاکی بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے کاروبار کی حالت بھی بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت اور کاروبار کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو چھپاکی کا تیر بہدف نسخہ معلوم ہو۔ اس سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار نور احمد ہیڈ کلرک بیت المال

(۲) بندہ کو چند ایک تفکرات اور مشکلات ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مشکلات کو دور فرمائے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین خاکسار مظفر حسین عباسی

(۳) مکرم برادرم رحمت اللہ صاحب بٹ کا بندش پیشاب کی وجہ سے ٹیکسلا ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ وہ تا حال ہسپتال میں ہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع ...

مولوی عبدالمغنی خان صاحب مرحوم

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ربوہ

گزشتہ ایام میں پرانے بزرگوں اور دوستوں کی اس طرح اوپر تلے وفات ہوئی ہے کہ زندگی میں گویا زلزلہ وارد ہوگیا ہے۔ سب سے پہلے حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور طبعاً اس کا انتہائی صدمہ ہوا۔ اس کے بعد ماسٹر آسان صاحب دہلوی اور حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور مولوی عبدالمغنی خان صاحب چل بسے۔ دراصل ملکی تقسیم اور ہجرت کے بعد پرانے بزرگوں کی اس طرح جلد جلد وفات ہوئی ہے کہ ہم اپنی پریشان حالی سے ان کا ذکر خیر بھی پوری طرح نہیں کر سکے۔ ملکی تقسیم کے بعد حضرت ام المومنین اماں جان نور اللہ مرقدھا کی رحلت کے علاوہ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ مارشس۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی حافظ محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ پیر منظور محمد صاحب۔ پیر افتخار احمد صاحب۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری سابق مہر سنگھ اور مولوی ذوالفقار علی خان صاحب اور بعض دوسرے دوست اور عزیز اس طرح اگلے جہان کی طرف منتقل ہوئے ہیں کہ جیسے گویا آسمان کے ستارے ٹوٹتے ہیں۔ میں اس وقت چند الفاظ مولوی عبدالمغنی خان صاحب مرحوم کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔

مولوی صاحب مرحوم غالباً حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۱۹۱۲ء میں اپنے وطن قائم گنج ضلع فرخ آباد یوپی سے قادیان ہجرت کر کے آئے تھے۔ اور پھر ملکی تقسیم کے بعد تک مسلسل خدمت سلسلہ میں مصروف رہے۔ نہایت مخلص اور صابر اور شاکر بزرگ تھے۔ نماز کے انتہا درجہ پابند اور نماز باجماعت کے دلی شائق تھے۔ صاحب کشف و رؤیا بھی تھے۔ مگر اس کا ذکر کم کرتے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ نہایت درجہ اخلاص رکھتے تھے۔ اور سلسلہ کی ہر چھوٹی بڑی خدمت کو بڑی توجہ اور سرگرمی سے ادا کرتے تھے۔ ملکی تقسیم کے بعد انہیں اوپر تلے اپنے دو جوان بچوں (ایک لڑکی اور ایک لڑکے) کی وفات کا صدمہ پہنچا۔ مگر انہوں نے خدا

نے اس صدمہ پر انتہائی صبر سے کام لیا۔ جو انہی کا حصہ تھا۔ ان کے جوان سال لڑکے کی وفات اُن ایام میں ہوئی۔ جب حضرت صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ وہ اس کا جنازہ لاہور سے ربوہ لا رہے تھے۔ کہ ایک عزیز نے جسے اس کی وفات کا علم نہیں تھا۔ ان سے بچہ کی خیریت پوچھی۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا پہلے حضرت صاحب کی خیریت بتاؤ۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ حضور خیریت سے ہیں۔ تو بلند آواز سے الحمد للہ کہا۔ اور اس کے بعد پوچھنے والے کو بتایا۔ کہ بچہ کا جنازہ لا رہا ہوں

مولوی صاحب مرحوم شروع میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ٹیچر رہے۔ اور کچھ عرصہ بعد جب نظارتیں بنیں تو حضرت صاحب نے انہیں ناظر بیت المال مقرر فرما دیا۔ جس کام کو انہوں نے بڑی سرگرمی اور توجہ کے ساتھ نبھایا۔ اور اس کے بعد کئی سال تک ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی رہے۔ اور انجمن کی طرف سے ریٹائر ہونے پر کچھ عرصہ تحریک جدید میں بھی کام کیا۔ طبیعت بہت نرم پائی تھی۔ اور کسی کی دکھ کی داستان سنکر بہت جلد پسیج جاتا تھا۔ اور ایسے موقعوں پر بعض اوقات ایسی نرمی کر بیٹھتے تھے جو نظم و ضبط کے لحاظ سے درست نہیں سمجھی جاتی تھی۔ مگر یہ کمزوری بھی ان کی شرافت اور رحم دلی کا نتیجہ تھی۔ مزاج میں تصوف کا رنگ تھا۔ اور اردو اور فارسی ادب کے ساتھ بھی اچھا شغف تھا اور اردو کے بہت سے شعراء کا کلام یاد تھا۔ مزاج میں بہت سادگی تھی۔ اور دوست نواز بھی بہت تھے۔ میں جب بھی ان کے مکان پر جاتا۔ تو بڑی محبت سے مہمان نوازی کا حق ادا کرتے۔ الغرض خدا بخشے بہت سی خوبیاں رکھنے والے تھے حیدر آباد دکن کے نواب اکبر یار جنگ صاحب مولوی صاحب مرحوم کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں:

مولوی صاحب نے اپنے پیچھے ایک لڑکا عزیز عبدالمنان خان اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ یا ان کی مرحومہ لڑکی کی ایک خورد سال بچی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو غریق رحمت کرے۔ اور ان کی اہلیہ اور بچے اور نواسی کا حافظ و ناصر ہو۔ ان دوستوں کی وفات میں ایک

خاص صدمہ کا پہلو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانہ میں کام کرنے والے دوست آہستہ آہستہ گزرتے جاتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کو جنہوں نے ابتدائی زمانہ یا اس سے ملتا جلتا زمانہ دیکھا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا ہماری مخصوص مجلس خالی ہوتی جا رہی ہے۔ بے شک نوجوان کارکنوں میں بھی کئی بہت مخلص اور فدائی کارکن ہیں۔ مگر ہر زمانہ کا اپنا اپنا ماحول ہوتا ہے۔ اور دوسرے ماحول میں انسان وہ روحانی لذت اور سرور نہیں پاتا۔ جو اپنے خاص ماحول میں پاتا ہے۔ مگر اس موضوع پر زیادہ لکھنا گویا ایک دکھتی رگ کو چھیڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ گزرنے والوں پر فضل و رحمت کی بارش برسائے۔ اور نوجوان کارکنوں کو ان کا سچا وارث بنائے آمین۔ تا ہمیں کسی دن حسرت کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور نہ ہوں کہ:

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

فقط والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۹/۵۵ ۲

وہ ہے نگار اپنا

از امین اللہ خان صاحب سالک

پھر مائلِ کرم ہے — وہ کردگار اپنا
کیا مہرباں ہوا ہے — پروردگار اپنا
اب ختم ہوگیا ہے — سب انتظار اپنا
پھر آگیا چمن میں — وہ گلعذار اپنا
سب کچھ اسی پہ قرباں — وہ ہے نگار اپنا
حاجت برار گویا — وہ غمگسار اپنا
کافور ہو رہا ہے — سب اضطرار اپنا
آباد ہوگیا ہے — اجڑا دیار اپنا
دیکھو ہرا بھرا ہے — اب لالہ زار اپنا
کیا فکر دشمنوں کا — وہ ہے حصار اپنا

ہم چیز کیا تھے سالکؔ
کب تھا شمار اپنا
یہ ہے کرم اسی کا
جو ہے وقار اپنا

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے:

وہ اولوالعزم ہے

(از مکرم یحییٰ فضلی صاحب راولپنڈی)

—— (۲) ——

سنہ ۱۹۴۷ء کا پرآشوب سال مسلمانوں کے لئے عظیم بربادی کا پیغام لایا۔ نقل مکانی کے ساتھ ساتھ قتل و غارت کی انتہا ہو گئی۔ ایک ہی ملک کے باشندے ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے۔ خون سفید ہو گیا۔ ایسے ہی اپنے بھائی بندوں کے ساتھ احمدی بھی اپنے پیارے مرکز سے ہجرت پر مجبور ہوئے دیار حبیب کو چھوڑتے ہوئے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ مگر خدائی نوشتوں کے سامنے ان کو سر جھکانا ہی پڑتا ہے پاکستان منتظر تھا۔ ہاں وہ سرزمین جو سینکڑوں سال کی غلامی کے بعد آزاد ہوئی ہاں اسی زمین میں جس کو پاک کرنے کے لئے مسلمانوں نے اپنی قربانی پیش کی۔ ۔ ۔ ۔

آنے کو احمدی یہاں پہنچ گئے لیکن بکھر گئے کوئی لاہور میں ہے۔ تو کوئی کراچی میں ۔ ۔ ۔ اس طرح تو ہم زندہ نہیں رہا کرتے ۔ ۔ ۔ ۔ ہر شخص سر چھپانے کی فکر میں تھا۔ مگر ایک انسان ان کے لئے دعائیں کر رہا تھا۔ اسے مرکز کے ختم ہونے کا دکھ تھا۔ وہ ایک مرکز قائم کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ احمدیت زندہ رہ سکے

آخر ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۸ء کا مبارک دن آیا۔ جبکہ ایک بے آب و گیاہ وادی میں اس مصلح موعود نے قدم رکھا۔ ۔ ۔ ۔ پراگندہ جماعت کو مرکز مل گیا۔ ابھی حکومت تک سنبھلنے نہیں پائی۔ عوام بکھرے ہوئے ہیں۔ مگر ایک چھوٹی سی لیکن پرعزم جماعت کے امام نے نماز ظہر ادا کرنے کے بعد فرمایا۔

"آج ہم حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس وادیٔ بے آب و گیاہ میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لئے ایک ایسی بستی کی بنیاد رکھ رہے ہیں جو مکہ معظمہ کی طرح تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت قائم کرنے کا موجب ہوگی۔ یہ درست ہے کہ مکہ معظمہ مکہ معظمہ ہی ہے اور حضرت ابراہیمؑ حضرت ابراہیمؑ ہی ہیں۔ مگر بے وقوف ہے وہ شخص جو یہ سمجھ کر کہ مجھے وہ درجہ حاصل نہیں اللہ تعالیٰ کے دروازے سے بھیک مانگنے سے دریغ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جس وقت جوش میں ہو اور وہ اپنے بندوں کو اپنے فضلوں سے نوازنا چاہے دانا انسان کا کام ہے کہ وہ اپنا برتن بھی آگے کر دے اس وقت اس کا برتن خالی نہیں رہے گا۔

جس نیت اور جس ارادہ کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ نے بیت اللہ کی بنیادیں استوار کی تھیں۔ آج ہم بھی اسی نیت اور اسی ارادے کے ساتھ اس چٹیل میدان میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا جھنڈا گاڑنے کے لئے جمع ہوئے ہیں گو ہم کمزور ہیں اور ہمیں وہ مقام حاصل نہیں مگر یہ چیز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب نہیں۔ بلکہ اس کی خوشنودی کا باعث ہوگی۔ وہ یہ خیال کریگا کہ دیکھو میرے بندے کمزور و ناتواں ہونے کے باوجود میرے نام کو اس وادیٔ بے آب و گیاہ میں بلند کرنے کا عزم لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ کیوں نہ میں انکو بھی وہ توفیق اور وہ سعادت بخشوں جو مکہ والوں کو ان کے اس عزم کی وجہ سے بخشی تھی۔ سو اس کام کی نقل اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے کا باعث ہوگی اور اس کی رحمت کو جوش میں لانے کا موجب ہوگی۔"

"اب پانچ قربانیاں کی جائیں گی چار چاروں کونوں پر اور ایک وسط میں جو اس بات کا اقرار ہوگا کہ جس طرح حضرت ابراہیمؑ خدا کے حکم کے ماتحت اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے تھے اور خدا نے ان کی قربانی کو قبول فرما کر بکرے کی قربانی کا حکم دیا تھا اسی طرح اسلام کی عظمت کی خاطر ہم بھی اپنے بیٹوں کی قربانی کے لئے تیار ہیں"

احمدیوں کے لئے یہ خبر بڑی خوشخبری تھی۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ ۔ ۔ ۔ ۔ باتیں بنانے والے باتیں بناتے رہ گئے۔ اور کام کرنے والے لوگ پھر جمع ہو گئے ۔ ۔ ۔ ۔

احمدیت زندہ ہے —— ہاں زندہ ہے اور زندہ رہے گی ۔ ۔ ۔ یہ خدائی وعدہ پورا ہوا۔ اور آئندہ بھی پورا ہوتا چلا جائے گا،

—— ◦ ——

سنہ ۱۹۵۳ء ایک بار پھر احمدیوں کے لئے پیغام امتحان لایا۔ ایمان کی پرکھ ہونے لگی۔ احمدیوں کے خلاف ملک کے طول و عرض میں فضا مشتعل کر دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں فسادات شروع ہو گئے ۔ ۔ ۔ مگر خدا تعالیٰ ۔ ۔ وہی خدا جس نے ہر نازک موقع پر احمدیوں کی دستگیری کی تھی۔ وہ ان کی مدد کے لئے آ گیا۔

جماعت احمدیہ کا اولوالعزم امام جماعت کے شیرازہ کو بکھرنے سے بچا گیا۔ مصائب آئے۔ اور ختم ہو گئے۔ جلسہ سالانہ ہوا۔ تیسرا دن تھا۔ متواتر کئی گھنٹوں سے احباب تقریر سن رہے تھے۔ مگر اکتائے نہیں۔ ان کا پیارا امام اس درد اور سوز کے ساتھ خطاب کر رہا تھا۔ کہ زمین و آسمان لرزا ٹھے۔ ان کا امام انہیں ان کی ذمہ داریاں سمجھا رہا تھا۔

"اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور خدا نے تم کو اور تم کو ہاں تم اس نوبت خانے کی خدمت سپرد کی ہے

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!
اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!
اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!
ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔

ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو! ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر و نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آ جائے اور زمین پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے۔

اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں آؤ ملائکہ کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ۔

آج محمد رسول اللہؐ کا تخت مسیح نے چھیننا ہے تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہؐ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ نے وہ خدا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے پس میری سنو! میری بات کے پیچھے چلو کیونکہ جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا کہہ رہا ہے یہ میری آواز نہیں میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔

تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تا تم اس دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"

"لبیک امیرالمومنین ۔ ۔ ۔ لبیک" کی پرجوش آوازیں چیخوں کے ساتھ ڈھل رہی ہیں۔ یہ آنسو تو ہیں مگر خوشی کے ۔ ۔ ۔ ۔ ذمہ داری کے احساس کے آنسو ۔ ۔ ۔ ۔ ان آنسوؤں کو کون سمجھ سکتا ہے؟ وہی جس کے پہلو میں خدا کے دین کی غیرت رکھنے والا دل ہو ۔ ۔ ۔ "سلطان البیان" کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ خدا عمر خضر عطا کرے۔ اس امام کو جس نے ایک بار پھر جماعت کو زندہ کر دیا۔

مارچ سنہ ۱۹۵۴ء میں ایک شقی القلب نے حضرت امام جماعت احمدیہ پر حملہ کیا۔ تیز چاقو گردن میں ڈیڑھ انچ تک اتر گیا ۔ ۔ ۔ جس نے سنا دل مسوس کر رہ گیا۔ یہ دن احمدیوں کے لئے قیامت صغریٰ ہے۔ جس تڑپ اور اضطراب سے اس دن احمدیوں نے خدا تعالیٰ کے حضور سر جھکا کر دعائیں مانگیں۔ اس سے یقیناً عرش بھی ہل گیا ۔ ۔ ۔ اس اولوالعزم کے ساتھ تو ترقی اسلام کی پیشگوئی وابستہ ہے۔ وہ پوری ہو گئی اور ضرور پوری ہو گی ۔ ۔ ۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر خدا کا وعدہ نہیں ٹل سکتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیکھئے نحیف و زار کس کرب سے جماعت کے نام پیغام دے رہا ہے ستیئے دشمن کے حملہ کے باوجود یہ اسلام کی محبت میں سرشار وجود کس درد سے اپنی جماعت کو نصیحت کر رہا ہے۔

"میں ہمیشہ آپ سے اپنی بیویوں اور بچوں سے زیادہ محبت کرتا رہا ہوں اور اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنے ہر قریبی اور ہر عزیز کو قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہا ہوں میں آپ سے اور آپ کی آئندہ نسلوں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی ہمیشہ اسی طرح عمل کریں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو"

—— ◦ ——

آج وہی اولوالعزم ایک کامیاب دورہ کے بعد واپس آ رہا ہے۔ ہر احمدی کا دل خوشی سے پھول اچھل رہا ہے ہمارا محبوب ہم سے آنکھ اوجھل چلا گیا تھا۔ وہ ہم میں پھر جلوہ افروز ہوگا۔ علم و فضل کا بحر ذخار آ گیا پیاسے آئیں تاکہ وہ سیراب کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ہماری یہی دعا ہے کہ خدا کا سایہ ہمیشہ اس پر رہے۔

یہ دورہ اگر یورپ کے لئے مبارک تھا تو یہی پاکستان اور مشرق کے لئے مبارک ہو ۔ ۔ ۔ ۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

حیاتِ نور کا ایک ورق

از قریشی محمود احمد صاحب مرحوم

قریشی محمود احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل نے جن کی وفات کچھ عرصہ ہوا۔ کہ بوجہ قلب کے عارضہ سے ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے کچھ حالات قلمبند کئے تھے۔ قریشی صاحب مرحوم کی والدہ ماجدہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی حقیقی بھتیجی تھیں۔ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ان حالات کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مسودہ جناب قریشی صاحب مرحوم کے صاحبزادگان منور احمد قریشی اور مظفر احمد قریشی کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ جس کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں

(عبد الوہاب عمر از لاہور)

جناب قریشی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

میری پیدائش ۱۸۹۶ء مطابق رجسٹر سکول ہے۔ میں ۱۹۱۰ء میں قادیان مخدوم محمد ایوب صاحب بھیروی کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی ملاقات کے لئے گیا تھا۔ ان دنوں میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ بوقت عصر ہم دونوں برادرم چن پیر صاحب کو ساتھ لے کر مسجد مبارک میں پہنچے۔ اس وقت آپ عصر کی نماز کے بعد حدیث شریف کا درس ختم کرکے مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس دینے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ چلو تمہیں قرآن سنائیں۔ اور ہمیں اپنے ساتھ مسجد اقصیٰ میں لے گئے۔ مسجد میں پہنچکر ایک درخت کے ساتھ کھڑے ہو کر آپ نے تلاوت فرمائی۔ اور پھر اس کی تفسیر کی۔ آپ نے اس درس قرآن کا سلسلہ اپنی عمر کے آخر تک نہایت استقلال سے جاری رکھا۔ ایک مرتبہ آپ کو بوجہ اسہال کچھ ضعف ہو گیا۔ اور آپ ایک چٹائی پر لیٹ گئے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اجازت لیکر اندر آئے۔ اور دریافت کیا۔ آج درس تو نہ ہوگا۔ آپ نے کہنی کے زور سے اٹھ کر فرمایا۔

”درس تو ہماری غذا ہے“

جب آپ گھوڑے سے گر کر صاحب فراش ہو گئے۔ تو آرام آنے پر گھر پر ہی درس دینا شروع کر دیا۔ اور جب طاقت کچھ بحال ہو گئی۔ تو پھر ایک سونٹا ہاتھ میں لے کر مسجد اقصیٰ میں پہنچنا شروع کر دیا۔ اگر راستہ میں تھک جاتے۔ تو ڈپٹی کی حویلی کے تھڑے پر ذرا بیٹھ جاتے۔ اور راستہ چلتے ہوئے بھی آپ لوگوں کو نصائح فرماتے۔

غریب پروری آپ کی طبیعت ثانیہ تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ احمد نور کابلی کی دکان پر امام دین عرف ماٹا ایک ٹوکری میں ابلے ہوئے چنے بیچ رہا تھا۔ (اسے یہ کام بھی اس نے آپ ہی کے ارشاد پر شروع کیا تھا)

آپ نے اسکی معمولی آمدنی اور عیالداری دیکھ کر فرمایا۔ کہ اگر تمہارا گذارہ نہ ہوا۔ تو ہم تمہارا کھانا لنگر سے لگوا دیتے ہیں۔ اس نے جواب میں کہا کہ

”نہیں جی واہوا گذارا ہو رہا ہے۔“

اس کا جواب سن کر آپ پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

آپ کو دوسرے لوگوں کو دینی علم پڑھانے کا بے حد شوق تھا۔ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ مجھے قرآن پڑھانے کا ٹھرک ہے۔ اور مجھے اس ٹھرک پر خوشی ہے۔

آپ کا معمول یہ تھا۔ کہ علی الصبح اٹھتے اور اول وقت میں نماز فجر مسجد میں لمبی قرآت کے ساتھ پڑھاتے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ بیٹھ جاتے۔ اور درس فرماتے۔ درس کے ختم ہونے پر گھر جاتے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد چھوٹی بچیوں کو قرآن کریم پڑھاتے۔ پھر بڑی لڑکیوں کو قرآن کا سبق دیتے۔ یہ کام دس بجے تک جاری رہتا۔ پھر ناشتہ فرماتے اور پھر مطب میں تشریف لے جاتے، جو آپ کے آنے سے قبل اکثر بھر جاتا تھا۔ آپ مطب میں مریضوں کو دیکھتے اور مناسب علاج تجویز فرماتے۔ اس کے بعد جو باہر سے ڈاک آتی تھی، اسے ملاحظہ فرماتے۔ اور چٹھیوں کو تین چار جگہ الگ الگ رکھتے جاتے۔ دعا کی جملہ درخواستیں آپ پیر افتخار احمد صاحب (مرحوم) کے پاس بھجوا دیتے۔ پیر صاحب ان چٹھیوں کا خلاصہ ایک مطبوعہ فارم پر درج کر دیتے۔ جس میں نام پتہ اور غرض دعا مرقوم ہوتی۔ وہ فارم آپ سنبھال کر رکھ لیتے۔ اور عید کے دن نماز عید کے بعد آپ بیت الدعا میں تشریف لے جاتے اور درخواست کنندگان کے لئے دعا فرماتے۔

ڈاک میں جو چٹھیاں مریضوں کی طرف سے موصول ہوتیں۔ انہیں آپ مولوی غلام محمد صاحب کے سپرد کر دیتے۔ جو ان کے مناسب جواب لکھ کر ارسال کر دیتے۔

جن چٹھیوں کا تعلق دینی مسائل سے ہوتا۔ ان میں سے اکثر آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے حوالہ کر دیتے۔ اور کچھ ضروری چٹھیاں اپنے پاس رکھ لیتے۔ اور ان کے جواب خود اپنے ہاتھ سے تحریر فرماتے۔

آپ عموماً پوسٹ کارڈ پر ہی جواب دیتے۔ آپ کی تحریر عموماً خیر الکلام ما قل ودل کی مصداق ہوتی۔ دو ایک سطروں میں جواب ختم۔

اور جن چٹھیوں کا تعلق انجمن کے معاملات سے ہوتا۔ وہ مولوی محمد علی صاحب سیکرٹری امور انجمن احمدیہ کو بھجوا دیتے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ان چٹھیوں کے جوابات آپ کی ہدایات کے ماتحت تحریر فرماتے۔

اس کام سے فراغت پانے کے بعد پھر تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع رہتا۔ ایک مرتبہ حکیم نور محمد صاحب نے عرض کیا۔ کہ میں آپ سے قرآن کریم پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا

”ہم تو سارا دن قرآن شریف ہی پڑھاتے رہتے ہیں۔“

انہوں نے کہا کہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ میں قرآن شریف آپ سے سبقاً سبقاً پڑھوں۔ آپ نے فرمایا کہ اور تو کوئی وقت ہمارے پاس نہیں ہے۔ البتہ جب ہم دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں۔ تم اس وقت پڑھ لیا کرو۔ یہ سبق بھی ایک مستقل درس کی صورت اختیار کر گیا۔ پھر ماسٹر فقیر اللہ خان صاحب ایم اے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف پڑھائیں۔ حضور نے انہیں دوپہر کے وقت قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیا۔ اس وقت بھی کافی لوگ جمع ہو جاتے۔ اور عموماً آپ کا مطب بھر جاتا۔

اس کے بعد شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے آئے، وہ بھی آپ کے طالب علم بن گئے۔ جب انہوں نے تعلیم حاصل کر لی۔ تو آپ نے ہنس کر فرمایا۔ کہ ہم نے شیخ صاحب کو عربی کا ایم۔ اے بنا دیا ہے۔

جو لوگ قادیان صرف دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آتے۔ ان کا بیشتر وقت حضور کی صحبت میں ہی گذرتا۔ اور جو لوگ قادیان کے مقیم تھے۔ وہ بھی اپنے فرائض منصبی اور ضروری کاموں سے فارغ ہونے کے بعد اپنا اکثر وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ہی گذارتے۔

آپ عموماً یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض لوگ ہمیں لکھتے رہتے ہیں۔ کہ ہم انہیں علیحدگی میں وقت دیں۔ مگر علیحدہ ملاقات کے لئے ہمارے پاس کوئی وقت ہی نہیں۔

آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہاں کام کرنے والے کہتے ہیں۔ کہ ہم تھک جاتے ہیں۔ مگر میں تو سارا دن کام کرتے ہوئے بھی نہیں تھکتا۔

جب کسی شخص نے قادیان سے جانا ہوتا۔ تو وہ حضور کی اجازت حاصل کئے بغیر نہ جاتا۔ آپ عموماً لوگوں کو رخصت کرتے وقت ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے۔ اور مسنون دعائیں پڑھا کرتے۔ اگر کسی کو کرایہ دینا ہوتا۔ اور کرایہ پاس نہ ہوتا۔ تو اسے فرماتے ٹھہرو۔ اللہ تعالےٰ کوئی نہ کوئی سامان فوراً ہی کر دیتا۔

آپ عشاء کی نماز کے بعد کلام کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ اگر کوئی بلانے کی کوشش کرتا۔ تو فرماتے۔ کہ عشاء کے بعد کلام کرنا منع ہے۔ آپ عام طور پر دس بجے دن سے شام کی نماز تک باہر ہی رہتے۔ دوپہر کا کھانا باہر ہی منگوا کر کھاتے۔ اور جب کھانا کھانے بیٹھتے۔ تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنے ساتھ ضرور شامل کر لیتے۔

مطب میں روزمرہ کی ڈاک پڑھنے کے بعد سب سے پہلے غریب اور نادار مریضوں کو ملاحظہ فرماتے، اور انہیں اشارہ کر کے اپنے پاس بلاتے۔ کبھی کوئی چوہڑہ یا چمار مریض ہاتھ جوڑ کر کہتا کہ میں چوہڑہ ہوں۔ تو آپ فرماتے۔ کہ دیکھو ان لوگوں کو کیسا بنا دیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں آگے آ جاؤ۔ اور یہ آگے نہیں آتے۔ غریب اور گنوار عورتوں کو آگے بلا کر آپ لفظ پت (بیٹیا) سے مخاطب کرتے۔ تاکہ وہ نڈر ہو جائیں۔ اور اپنی حقیقت مرض کو آسانی سے بیان کر دیں۔ اس غریب طبقہ کو نسخے لکھ دیتے۔ بعد آپ دوسرے مریضوں کی طرف رخ کرتے۔ اور باری باری ہر ایک مریض کا مناسب علاج فرماتے۔ اگر کوئی مریض کچھ نذرانہ پیش کرتا۔ تو آپ اس کی حالت دیکھتے اگر تو وہ کوئی خوشحال نظر آتا۔ تو اس کا نذرانہ قبول فرما لیتے۔ اور اگر وہ غریب معلوم ہوتا۔ تو آپ اس کا نذرانہ یہ کہہ کر واپس کر دیتے۔ کہ اسے اٹھا لو۔ اس کا دودھ وغیرہ پی لینا۔

آپ نادار مریضوں کو نہ صرف ادویات مفت دیتے۔ بلکہ بسا اوقات ان کے کھانے پینے کے اخراجات بھی خود برداشت کرتے، اور اگر وہ فوت ہو جاتے۔ تو ان کے تجہیز و تکفین کا بندوبست بھی خود ہی فرماتے

اعلان دار القضاء

مکرم الحاج حضرت فضل الرحمن صاحب حکیم مرحوم (سابق افسر لنگر خانہ) کا واجب الادا پراویڈنٹ فنڈ ان کے لڑکے عبد الوہاب صاحب نے دلانے کی درخواست دی ہے۔ جس پر مرحوم کی بیوہ اور بڑے لڑکے لطف المنان صاحب کی تصدیق بھی ہے۔ سو اگر کسی وارث یا قرضخواہ وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(ناظم قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

ملک میں موجودہ سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

احباب جماعت کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ آجکل طغیانیوں کے باعث ملک خطرناک حالات سے دوچار ہو رہا ہے۔ سیلها سیل کا رقبہ زیر آب ہے۔ مکانوں اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے حتّٰی کہ لوگوں کو اپنی جانیں بچانی بھی مشکل ہو رہی ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے کہ ہر انسان کو خواہ وہ پاکستان یا دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی اپنی وسعت کے مطابق مدد کرنی چاہیئے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے خدا تعالےٰ اس کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی اس مصیبت میں اپنی بساط سے بڑھکر امداد کریں تاکہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنیں۔

جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہر مشکل گھڑی میں جماعت کے مخلصین نے انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی حسب ضرورت مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کیا ہے۔ پس اب بھی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس موقعہ پر حتی المقدور مالی امداد پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کو اس غرض کے لئے حسب استطاعت ضرور چندہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سال سیلاب کی تباہ کاری بھی پچھلے سال کے سیلاب کی طرح ہے۔

اس ضمن میں جمع کردہ چندہ فوری طور پر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

نظارت بیت المال کی طرف سے ضروری اعلان

بعض اہم مصالح کے پیش نظر نظارت بیت المال نے چندہ عام ادا کرنے والے احباب کا بھی انفرادی حساب رکھنا شروع کیا ہے۔ جیسا کہ موصیوں یعنی حصہ آمد ادا کرنے والوں کا انفرادی حساب رکھا جاتا تھا تمام جماعتوں کو ان کے افراد کے بجر الاٹ کر کے اطلاع دی جا چکی ہے اور اکثر جماعتوں نے ماہ بماہ باقاعدگی کے ساتھ اپنی جماعت کے چندہ عام کی اسم وار تفصیل بھی بھیجنی شروع کر دی ہے۔ اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ تمام جماعتیں چندہ عام کی تفصیل علیحدہ کاغذ پر بھیجا کریں۔ تا دفتر خزانہ وہ تفاصیل باصلہ نظارت بیت المال کو بھجوا دیا کرے۔

لہذا تمام سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ . . . . . . اگر تو کسی رقم میں صرف دو تین احباب کا چندہ عام شامل ہو تو منی آرڈر کے کوپن پر ہی یا اگر بڑی تفصیل ہو تو اس تفصیل میں ہی چندہ عام ادا کرنے والوں کے نام اور ہر ایک دوست کے چندہ عام کی رقم درج کر دیا کریں۔ لیکن اگر زیادہ نام ہوں تو چندہ عام کی مکمل تفصیل علیحدہ کاغذ پر لکھ کر بھیجا کریں۔ اس کاغذ پر درج کیا کریں۔ جس میں کل رقم کی مختلف مدات کی تفصیل درج ہو۔

خاکسار کو قوی امید ہے کہ مرکز میں چندہ عام کا انفرادی حساب رکھنے سے چندہ کی وصولی میں نمایاں زیادتی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس لئے امید ہے کہ سیکرٹریان مال اپنے کام میں یہ تھوڑی سی زیادتی بخوشی برداشت کر کے نظارت ہذا کا ہاتھ بٹائیں گے اور اس طرح چندوں کی زیادتی میں محد و معاون ثابت ہو کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دُعاء

(۱) میرے چار بچے مختلف مقامات پر بیمار ہیں۔ میں خود بھی سخت پریشانیوں میں مبتلا ہوں بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ والدہ سید محمد داؤد طارق ملوحی بلوچستان

(۲) ہم ستر آدمیوں پر عرصہ سوا دو سال سے ایک مقدمہ بنا ہوا ہے۔ اسا مقدمہ سیشن کے سپرد ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس مصیبت سے بریت بخشے۔ آمین

مشرلیف احمد ڈیڈھوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جماعت کنڈی خیرپور سندھ

(۳) میں تا ہنوز بستر علالت پر ہی ہوں۔ اصل بیماری سرطان جس کے باعث مجھے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہونا پڑا تھا ابھی باقی ہے۔ اس دوران میں دوسری بعض چھوٹی چھوٹی مگر عارضی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ جن کے باعث بیماری کسی حد تک طول ہی پکڑتی جاتی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے مجھے شفا بخشے۔ آمین (حمید احمد ملک اوکاڑہ باغ لاہور)

سلسلہ کے خزانہ کا پہرہ دار بھی مبلغ ہے

فرمایا!

(۱) "یہ یاد رہے کہ تعلیم اور کام کے متعلق ان کا کوئی دخل نہ ہوگا۔ یہ ہمارا کام ہوگا کہ ہم فیصلہ کریں کہ کس سے کیا کام لیا جائے گا۔"

(۲) "بعض لوگ حماقت سے یہ سمجھتے ہیں کہ جو تقریر اور تحریر کرے وہی مبلغ ہے۔ حالانکہ اسلام تو ایک مجمل مکمل مذہب ہے۔ اس کے کام کی تکمیل کے لئے ہمیں ہر قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔"

(۳) "وہی مبلغ نہیں جو تبلیغ کے لئے باہر جاتا ہے۔ جو سلسلہ کی جائدادوں کا کام تن دہی اور اخلاص سے کرتا ہے اور باہر جانے والے مبلغوں کے لئے اور سلسلہ کے لٹریچر کے لئے روپیہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں کماتا ہے وہ اس سے کم نہیں اور خدا تعالےٰ کے نزدیک مبلغوں میں شامل ہے۔ جو سلسلہ کی عمارتوں کی اخلاص سے نگرانی کرتا ہے وہ بھی مبلغ ہے۔ جو سلسلہ کے لئے کارخانہ چلاتا ہے وہ بھی مبلغ ہے۔ جو زندگی وقف کرتا ہے اور اسے سلسلہ کے خزانہ کا پہرہ دار مقرر کیا جاتا ہے وہ بھی مبلغ ہے۔"

(۴) "کسی کی نوعیت کا خیال دل سے نکال دو اور اپنے آپ کو سلسلہ کے ہاتھ میں دیدو۔ پھر جہاں تم کو مقرر کیا جائے گا وہی تمہاری نجات اور برکت کا مقام ہوگا!"

(خطبہ جمعہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء)

(۵) ہر وہ شخص جو خواہ بیرونی جماعتوں کا عہدہ دار ہو یا مرکزی کارکن یا واقف زندگی۔ جو شخص بھی اپنے امام کے ارشاد بالا کی تعمیل میں اخلاص اور محبت سے کام کر رہا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے حضور سے ثواب کا مستحق ہے۔ اسے اپنے فرض منصبی کو محنت۔ عقل اور ذمہ داری سے ادا کرنا چاہیئے تا اللہ تعالےٰ اسے کامیاب فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہیئے!

"ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہیئے اور ان کی نظر وسیع ہونی چاہیئے۔ وہ جب بھی کوئی کام کریں انہیں چاہیئے کہ ان کے سارے پہلوؤں کو سوچ لیں۔ اور کوئی بات بھی ایسی نہ رہے کہ جس کی طرف انہوں نے توجہ نہ کی ہو۔ یہی نقص ہے جس کی وجہ سے میں نے دیکھا ہے کہ روحانیات میں بھی ہمارے آدمی بعض دفعہ فیل ہو جاتے ہیں۔ حقیقی دین تو ایک مکمل عمارت کا نام ہے۔ مگر تمہاری حالت یہ ہے کہ تم مکمل عمارت کا فائدہ صرف ایک دیوار سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔"

(فرمودہ حضرت اقدس ۳ مارچ ۱۹۳۹ء الفضل ۱۲ مارچ ۳۹ء) (مہتمم ذہانت و ...
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضور ایدہ اللہ کیلئے صدقہ اور نمازِ شکرانہ

جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بخیریت بصحت مراجعت کی خوشی میں نماز شکرانہ ادا کی اور پچاس غرباء کو کھانا کھلایا۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۵۵ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

(نائب معتمد)

کے ٹو مہم کے قائد پاکستانی پہاڑوں کے متعلق ایک کتاب لکھیں گے

یہ کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہوگی اور دو زبانوں میں چھپے گی

راولپنڈی ۱۴ ستمبر کے ٹو کو سر کرنے والی مہم کے قائد ڈاکٹر دستو گلگت کے علاقے کا باقاعدہ معائنہ کرنے کے بعد واپس پہنچ گئے ہیں۔ ڈاکٹر دستو کی پارٹی کے پاکستانی رکن ڈاکٹر این ایم خان کل کوئٹہ چلے گئے ہیں۔

اس جماعت نے پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقے کا جائزہ مکمل کر لیا ہے۔ یہ جماعت اب خوش خوش اپنے وطن جا رہی ہے اور اپنے ساتھ پاکستان کی کبھی نہ ختم ہونے والی یادوں کو لے جا رہی ہے۔ پروفیسر دستو نے کہا کہ یہاں کے لوگوں نے آخری وقت تک ان سے تعاون کیا۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس جماعت کا سب سے بڑا کارنامہ کے ٹو کو سر کرنا تھا۔ جو انہوں نے پچھلے سال سرانجام دے دیا۔

ڈاکٹر دستو کی پارٹی نے چترال سنو اور ہنزہ کی ریاستوں کا بھی دورہ کیا۔ اس سوال کے جواب میں کہ وہ اپنی رپورٹ شائع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ سب سے پہلے اس سلسلے میں مواد تیار کریں گے جس میں شاید دو سال لگ جائیں۔ اور پھر ایک کتاب شائع کریں گے۔ جس کی پانچ جلدیں ہوں گی۔ یہ کتاب اطالوی اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوگی

ڈاکٹر دستو کل کوہ ہندوکش کے جغرافیائی حالات کا جائزہ لینے کے لئے کابل روانہ ہو جائیں گے۔ واپس پر آتے ہوئے وہ کوئٹہ میں بھی ٹھہریں گے ان کی پارٹی کے دوسرے اراکین ابھی تک گلگت کے علاقے میں گھوم رہے ہیں۔

دو بحری جہازوں میں ٹکر

بمبئی ۱۴ ستمبر۔ آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ خلیج فارس کو جانے والا ناروے کا ایک تیل بردار جہاز بحیرۂ عرب کے کسی ساحلی مقام پر حادثہ کا شکار ہو کر بغرض مرمت بمبئی کی جانب آ رہا تھا۔ کہ راستہ میں کسی دوسرے جہاز سے ٹکرا گیا۔ اور اسے بہت بری طرح نقصان پہنچا ہے۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ حکومت پنجاب کے ماتحت تمام دفاتر کے اوقات کار ۱۵ ستمبر سے تبدیل ہو جائیں گے۔

لکھنؤ کے سکولوں میں اردو مضمون پڑھنے والے لڑکوں کو داخل نہیں کیا جاتا

لکھنؤ ۱۳ ستمبر۔ بھارت میں اردو زبان کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے اس کی خبریں تو آئے دن آپ پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن اب بھارتی سرکاری حکام نے بھی کھلم کھلا اردو کی زبردست مخالفت شروع کر دی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ کے سکولوں میں جو لڑکے اپنی مادری زبان اردو رکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں سکولوں میں داخلے دینے سے انکار کر دیا جاتا ہے

"انجمن ترقی اردو" یوپی کی جانب سے بار بار توجہ دلانے پر بھی بلدیہ کے سکولوں کے منتظمین نے صاف انکار کر دیا ہے۔ کہ وہ اس سلسلے میں کوئی انتظام نہیں کر سکتے بنارس کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یوپی۔ کی حکومت کی جانب سے عدالت میں ایک تحریری بیان داخل کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اردو کوئی زبان نہیں جسے لوگ اردو کہتے ہیں وہ دراصل ہندی زبان ہے۔ جس میں کچھ غیر ملکی الفاظ داخل ہو گئے ہیں۔ اور اس کا رسم الخط جداگانہ ہے۔ گو بھارتی حکومت اردو کے تحفظ کے سلسلے میں اپنے سرکلر جاری کرتی رہتی ہے۔ لیکن سرکاری افسران ان پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔ اور وہی کچھ کرتے ہیں۔ جو ان کے جی میں آتا ہے۔

طلباء سنسکرت سیکھیں

ڈاکٹر کاٹجو کی تقریریں

راج کوٹ ۱۳ ستمبر بھارت کے مرکزی دفاع کے وزیر ڈاکٹر کاٹجو نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے طلباء سے اپیل کی کہ وہ عادت کے طور پر سنسکرت سیکھیں اس سے اتحاد کے قیام میں مدد ملے گی اور قدیم ادب کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

پاکستان میں کیمیاوی صنعت کی ترقی

پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کا نیا اقدام

پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے ملک میں کیمیاوی صنعت کو باقاعدہ ترقی دینے کا مشکل مگر اہم کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر لوگ جانتے ہیں کیمیاوی مرکبات وہ بنیادی خام مواد ہیں جن کے گرد صنعتی پیداوار کا تمام طریق کار گھومتا ہے۔

خوراک کے اقسام اور مقدار میں ترقی۔ حیاتین کی تیاری۔ سلفا ڈرگز (گندھک کے مرکبات) جراثیم کش دوائیاں، پینٹس۔ وارنش سیمنٹ۔ پٹرولیم۔ مصنوعی ریشم۔ سوتی کپڑا۔ کاغذ اور روشنائی وغیرہ کی تیاری کے کسی نہ کسی مرحلے میں کیمیاوی صنعت کی امداد درکار ہوتی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا کی کوئی بھی صنعت کیمیاوی مرکبات کی مدد کے بغیر پروان نہیں چڑھ سکتی۔

کیمیاوی مرکبات کی اہمیت کے پیش نظر پی آئی ڈی سی نے کئی کارخانوں کے قیام کی منصوبہ بندی کی۔ تاکہ کاسٹک سوڈا۔ کلورین سلفیورک ایسڈ۔ سوپر فاسفیٹ۔ ایمونیم سلفیٹ۔ پنسلین سنٹونین۔ رنگنے کے مسالے تیار کئے جا سکیں۔ ان کارخانوں میں سے بعض پیداوار کا کام شروع کر چکے ہیں۔

کھاد سازی

اب ہم پی آئی ڈی سی کے قائم کردہ کیمیاوی مرکبات بنانے والے چند کارخانوں کی رفتار ترقی کا جائزہ لیں گے۔ داؤد خیل میں جو مصنوعی کھاد کی فیکٹری اب تعمیر کے آخری دور سے گذر رہی ہے۔ اس کی قوت کارکردگی پچاس ہزار ٹن سالانہ مصنوعی کھاد ہے۔ اور اس کی مقدار باآسانی دگنا کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس کارخانہ میں امونیا اور اس کی ضمنی اشیاء بھی تیار ہوں گی۔ حاصل کلام یہ کہ داؤد خیل میں کھاد سازی کا یہ کارخانہ پاکستان میں بلحاظ نوعیت بھاری کیمیاوی مرکبات کا پہلا کارخانہ ہے۔ لہذا یہ توقع بجا ہے کہ ملک میں ترقی پذیر کیمیاوی صنعت کے لئے یہ محور کا کام دے گا۔ مزید براں یہاں نوجوان انجنیئر اور کیمیا ساز عملی تربیت بھی حاصل کر سکیں گے۔

پی آئی ڈی سی پنسلین کا ایک ایسا کارخانہ قائم کرنے کے سلسلے میں بھی منصوبہ بندی کر رہی ہے جس کے بعد پنسلین کی تمام ملکی ضروریات پوری ہو سکیں گی پاکستان کو پنسلین کی کثیر تعداد درکار ہوتی ہے۔ تاکہ متعددی امراض پوشیدہ امراض نمونیا اور اسی نوع کے دوسرے امراض کی روک تھام کی جا سکے۔

اس وقت ہم اپنی ضروریات کے لئے تمام پنسلین درآمد کرتے ہیں۔

پی آئی ڈی سی نے راولپنڈی میں خرم کیمیکل فیکٹری جو سنٹونین تیار کرتی ہے۔ اپنی تحویل میں لے لی ہے یہ ایک اہم دوا ہے جو آرٹی ملیسیا سے بنتی ہے۔ آرٹی میسیا خرم کی وادی (سرحد) میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ یہاں یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ آرٹی ملیسیا خصوصاً روس اور پاکستان میں ہی بکثرت پیدا ہوتی ہے اور سنٹونین بنانے ہی کے کام آتی ہے جو بنی نوع انسان کی ایک تہائی آبادی کے لئے ایک نفع بخش دوا ہے۔ پی آئی ڈی سی نے اس کارخانہ کے انتظامی عملے کو مکمل طور پر دوبارہ ترتیب دے لیا ہے اور اب اس کارخانہ میں جدید انداز پر پیداوار کا کام شروع ہو چکا ہے۔

پی آئی ڈی سی کا ایک اور کارخانہ جو سلفیورک ایسڈ سوپر فاسفیٹ پلانٹ کے نام سے موسوم ہے اسی سال پیداوار کا کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ کارخانہ لائلپور میں واقع ہے اور یہ سالانہ بیس ہزار ٹن گندھک کا تیزاب تیار کرتا ہے۔ اس میں سے نصف مقدار کو آسانی سے ادویہ میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ ادویہ خاص طور پر ڈی ڈی ٹی کی تیاری میں کام آتی ہے۔ اور اسلحہ ساز فیکٹریوں میں بھی استعمال کی جاتی ہے یہ کارخانہ چھ ہزار ٹن سالانہ سوپر فاسفیٹ بھی تیار کیا کرے گا۔ اور آخر کار اس کی قوت پیداوار بارہ ہزار ٹن تک بڑھ جائے گی۔ (باقی)

(نوائے وقت)

ولادت

اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل سے مجھے ۲۷/۸/۵۵ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب بچے کی درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالحق ننگلی

ڈی۔ پی ٹیچر ہائی سکول ۲۰۹ ج ب لائلپور

درخواست دعاء

میرے والد مکرم سید علی احمد صاحب انبالوی اعصابی تکلیف اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال

جامعہ نصرت فارومن ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایر کا داخلہ شروع ہے۔ جو ۲۶ ستمبر ۵۵ء تک جاری رہیگا۔ داخلہ کے فارم معہ پرووبشنل اور کیریکٹر سرٹیفیکیٹ کے ۲۶ ستمبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ انٹرویو ۲۸ اور ۲۹ ستمبر کو صبح آٹھ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوگا۔

جامعہ نصرت میں مستحق طالبات کو نمایاں اور فیس کی رعایات دی جاتی ہیں۔ اور پنجاب کے تمام گرلز کالجز کی نسبت یہاں کی فیس بہت کم ہے۔ جامعہ نصرت ہوسٹل کی بلڈنگ کالج کے کمپاونڈ میں واقع ہے۔ ہوسٹل اور کالج میں پردے کا نہایت اعلےٰ انتظام ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی کو ہیگ میں جامعہ نصرت کے متعلق فرمایا:۔

"ابھی مجھے ربوہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ امسال یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج صرف ۲۲ فی صدی نکلے۔ لیکن ہمارے ربوہ کی لڑکیوں کے کالج (جامعہ نصرت) کا نتیجہ ترسیٹھ فی صدی رہا اور ان پاس ہونے والی طالبات میں سے اکثر وہ ہیں۔ جن کی فیس میں ہرماہ خود ادا کرتا تھا۔ وہ کالج کی فیس مہیا نہیں کرسکتی تھیں۔ لیکن ہم نے ان کے اخراجات کو برداشت کیا اور اس طرح عورتوں کی تعلیم کو ترقی دی.... لوگ کہتے ہیں کہ کوئی قوم پردہ میں ترقی نہیں کرسکتی۔ لیکن ہماری طرف دیکھو۔ کہ ہماری بچیوں کو جو عورتیں پڑھاتی ہیں۔ وہ بھی پردہ کی پابند ہیں۔ .... اور لڑکیاں بھی پردہ میں رہتی ہیں۔ اگر ضرورت کے موقع پر کالج میں بعض مرد تعلیم پر لگائے جاتے ہیں۔ تو وہ بھی پردہ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھاتے ہیں۔ اور لڑکیاں بھی پردے میں ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یونیورسٹی کے ۲۲ فیصدی نتائج کے مقابل میں انکا نتیجہ ترسیٹھ فی صدی ہے"۔

جامعہ نصرت کے نتائج مشکلات کے باوجود خداوند تعالےٰ کے فضل سے ہر سال یونیورسٹی کی اوسط سے کہیں بڑھ کر رہتے ہیں۔ اس سال وہ مزید بیٹی ٹیچرز کا بھی اضافہ ہوا ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کروائیں۔

پرنسپل جامعہ نصرت فارومن ربوہ

جملہ خدام ادا نماز تہجد کی نماز

تہجد کی نماز کی طرف الفضل میں اعلانات کے ذریعہ بار بار توجہ دلائی جارہی ہے امید ہے کہ جملہ مجالس کے عہداروں کی طرف سے نماز تہجد کیلئے ہر جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو جگانے کا انتظام ہوگا۔ اور اس سلسلہ میں جو خدام نماز تہجد کے عادی بن جائیں ان کا ذکر ستمبر کی رپورٹ میں کردیا جائے گا۔ تاکہ اوّل اور دوم آنے والی مجالس کے نام حضور اقدس کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کئے جاسکیں۔

(قائمقام مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد ملک میر محمد صاحب آف نوشہرہ ککے زیاں ضلع سیالکوٹ ۱۲-۹-۵۵ کو صبح سات بجے کے قریب بعمر تقریباً چھیاسی سال لاہور میں مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون جنازہ ربوہ پہنچنے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھایا اور میت کو کندھا دیا۔ اور مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد شفیع نوشہروی۔ دارالرحمت ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مراجعت پر "الفضل" کا باتصویر "خیر مقدم" نمبر شائع ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے واپس تشریف آوری کے تاریخی اور بابرکت موقعہ پر روزنامہ الفضل کا ایک شاندار باتصویر، خیر مقدم نمبر شائع ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ) کوشش کی جارہی ہے کہ اس نمبر کو بزرگان سلسلہ و احباب کے اہم اور قیمتی مضامین کے علاوہ حضور کے اس سفر سے تعلق رکھنے والی نئی "تاریخی تصاویر" سے بھی مزین کیا جائے۔

اخبار کی ضخامت ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگی

اور قیمت ۴ر آنے فی پرچہ ہوگی۔ چونکہ حضور کی ربوہ میں تشریف آوری اب بہت جلد متوقع ہے۔ اس لئے **مشتہر** احباب کو فوراً اس اہم اور تاریخی نمبر کے لئے اپنے **اشتہارات** بک کرا لینے چاہئیں۔ ورنہ تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ دفتر تعمیل نہ کرسکے۔ **ایجنٹ اصحاب** بھی فوراً مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں!

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

جامعۃ المبشرین موسمی تعطیلات کے بعد ۱۷ ستمبر سے کھل رہا ہے۔ درجہ اولیٰ اور درجہ ثالثہ میں بی۔اے اور مولوی فاضل واقف زندگی ۱۷ ستمبر سے ۲۵ ستمبر تک داخل ہوسکیں گے۔ ۲۵ ستمبر کے بعد ان کلاسوں کی پڑھائی بھی باقاعدہ طور پر شروع ہوجائے گی۔

(پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

اعلان نکاح

راجہ عبدالوہاب پسر راجہ عبدالسلام صاحب ریٹائرڈ ڈسگیڈیر ریلوے محلہ دارالرحمت ربوہ کا نکاح مجیدہ بیگم صاحبہ بنت اصغر علی خانصاحب گنگاپور ضلع لائلپور سے مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ مہر پر ملک عبدالغنی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دارالرحمت نے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔ آمین

عبدالرحیم چیمہ محلہ دارالرحمت ربوہ